21

وبا کے دنوں میں پوری پوری احتیاط کریں

(فرمودہ ۴ جون ۱۹۲۶ء)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میرا منشا تو آج ایک اور موضوع پر خطبہ کہنے کا تھا لیکن جمعہ کی نماز پر آنے سے پہلے چند ایسے محرکات پیدا ہو گئے ہیں کہ مجھے وہ موضوع بدلنا پڑا۔

ہمارے دوستوں کو معلوم ہے کہ قادیان میں بعض کیس طاعون کے ہوئے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک خطرناک بات ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ متواتر بعض محلوں اور علاقوں میں سے چوہے نکل رہے ہیں۔ بلکہ بیسیوں گھر ایسے ہیں جن سے پلیگ کے مرے ہوئے چوہے نکلے۔ درحقیقت طاعون کا کیس اتنا خطرناک نہیں جتنا چوہا۔ کیونکہ سب سے پہلے یہ بیماری چوہے کو ہوتی ہے اور چوہے سے پھیل کر انسان کو لگتی ہے۔ چوہے کے جسم میں اس بیماری سے ایک زہر پیدا ہو جاتی ہے جو بعد ازاں پھیل جاتی ہے۔ چوہے پر بیٹھنے والی مکھی جو ہوتی ہے وہ گویا چشمہ ہوتی ہے طاعون کا۔ کیونکہ زہر کے پھیلانے کا وہی بڑا سبب ہوتی ہے۔ جب چوہا مرجاتا ہے تو وہ اس سے اڑ کر انسان پر آ بیٹھتی ہے۔ اور اس طرح وہ طاعون کے پھیلانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ پس طاعون کے بیماروں کا وجود اتنا خطرناک نہیں جتنا کہ چوہوں کا۔

مجھے نہیں یاد کہ کبھی پہلے بھی اس رنگ میں یہاں سے چوہے نکلے ہوں۔ ممکن ہے کبھی نکلے ہوں اور مجھے بچپن کی وجہ سے یاد نہ ہو۔ مگر طاعون ۱۹۰۳ء ۱۹۰۴ء یا ۱۹۰۵ء تک یہاں ہوئی۔ اس کے بعد اگر کبھی پڑی تو خدا کے فضل کے ماتحت ایسی سخت نہیں جیسی اور علاقوں میں۔

ممکن ہے یہ بات مجھے یاد نہ رہی ہو۔ مگر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے چوہے اس کثرت کے ساتھ یہاں سے کبھی نہیں نکلے جس کثرت کے ساتھ اب نکل رہے ہیں۔ یہ کثرت بتاتی ہے کہ زہر

خطرناک صورت میں ہے۔ پس دوستوں کو چاہئے کہ وہ ہوشیار ہو جائیں اور اس قبل از وقت خبر سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ خداتعالیٰ نے تو پہلے اطلاع دی اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے یا اس سے بے پرواہی کر کے نقصان۔

خداتعالیٰ ہمیشہ آنے والی مصیبت اور آنے والے عذاب سے پہلے لوگوں کو ہوشیار کر دیتا ہے۔ قرآن شریف میں خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کبھی ہم عذاب نہیں بھیجتے جب تک رسول مقرر نہ کرلیں۔[۱] تا لوگ یہ نہ کہیں کہ ہم کو آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ قانون صرف روحانیات میں ہی نہیں بلکہ جسمانیات میں بھی چلتا ہے۔ چنانچہ یہ بات ہر روز مشاہدہ میں آتی ہے کہ بعض آنے والے واقعات کا کچھ نہ کچھ انعکاس پہلے ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ سب ہی جگہ ہے اور سب ہی اس کو مانتے ہیں۔ حتیٰ کہ انگریزی زبان میں اس کے متعلق ایک ضرب المثل بھی ہے۔ کہتے ہیں Coming events casts their shadow beforehand کہ آنے والے واقعات پہلے ہی اپنی جھلک دکھا دیتے ہیں۔ گویا وہ ایک اطلاع ہوتی ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ اس کے بعد یہ واقعہ ہونے والا ہے۔ یہی حال پلیگ کا ہے۔ پلیگ جہاں پھوٹنے والی ہوتی ہے وہاں سے کچھ عرصہ پہلے مرے ہوئے چوہے نکلتے ہیں۔ یہ مرے ہوئے چوہے اطلاع ہوتے ہیں جو انسان کو ہوشیار کرنے کے لئے پیش از وقت دی جاتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علاج پیدا کیا ہے اور تدبیر سے انسان بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ لکل داء دواء الا الموت[۲] موت کو چھوڑ کر سب مرضوں کے لئے علاج ہے پس طاعون جو کہ بہت ہی خطرناک مرض ہے۔ اس سے بچنے کے ذرائع بھی موجود ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ہر شخص کا علاج ہے بلکہ یہ فرمایا ہے ہر بیماری کا علاج ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص طاعون سے نہ بچے لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اس زہر کا ازالہ موجود ہے۔

طاعون کے زہر کا ازالہ تو بہرحال موجود ہے مگر افسوس ہے کہ لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ یہاں ہم نے انتظام کیا تھا کہ ڈاکٹر (حشمت اللہ) صاحب لیکچر دیں اور لوگوں کو طاعون کے زہر سے بچنے کی تدابیر سے واقف کریں۔ ڈاکٹر صاحب نے لیکچر تو دیئے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لیکچروں کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے اور اس طرف سے اعراض کر لیا گیا اور کانوں میں انگلیاں دے لی گئیں حالانکہ یہ لوگوں ہی کے فائدہ کی بات تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار توجہ دلائی تھی کہ اگر کسی جگہ سے چوہے نکلیں۔ تو اس جگہ کو فوراً چھوڑ دینا چاہئے اور چوہے کو وہیں

جلا دینا چاہئے کیونکہ اس پر سینکڑوں مچھر ہوتے ہیں جو اس سے اڑ کر ادھر ادھر بکھریں گے اور پھر انسانوں پر بیٹھیں گے۔ جس سے طاعون بڑھ جائے گی لیکن اگر چوہا وہیں جلا دیا جائے گا تو ایسے تمام مچھر بھی وہیں جل جائیں گے۔ اور طاعون پھیلنے کا باعث نہ ہو سکیں گے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں کے گھروں سے چوہے نکلتے ہیں وہ انہیں گلی میں پھینک دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بلا جو ایک پر پڑ سکتی تھی۔ سب پر اس کے پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسے چوہوں کو اپنے گھروں سے باہر پھینک دینے کا یہ معنے نہیں کہ پھینکنے والے خود اس سے محفوظ ہو گئے یا یہ کہ ان کا گھر اب اس زہر سے خالی ہو گیا بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ جو زہر پہلے اکیلے ان کے گھر میں تھا وہ اب محلہ بھر میں پھیل گیا۔ اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ان کے ایسا کرنے سے ان کے گھر سے زہر نکل گیا تو کیا جب وہ زہر محلہ بھر میں پھیلنے لگے گا تو ان کا گھر محلّہ سے باہر ہو جائے گا۔ اور وہ اس میں نہ آئے گا۔ یاد رکھو اگر تم اس طرح موت سے بچ بھی سکتے تب بھی اسلام تمھیں اس کی اجازت نہیں دیتا کہ تم اپنی تو جان بچا لو اور دوسرے بہت سارے لوگوں کی جانیں خطرہ میں ڈال دو۔ اگر کوئی مر رہا ہوں تو کیا کسی کو مار کر بچ سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی تو بھی یہ جائز نہیں کہ دوسروں کو مار کر اپنی جان بچائے۔ پس لوگوں کا چوہوں کو گلیوں میں پھینکنا یہی معنے رکھتا ہے کہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ موت میں ملانا چاہتے ہیں۔ مگر میں ان سے کہتا ہوں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اگر وہ ان کو جلا دیں تو گھر کا زہر بھی کم ہو جائے اور دوسرے لوگ بھی بچ جائیں۔ پس یہ ایک ظالمانہ بات ہے کہ ہلاکت کو جانتے ہوئے ہلاکت میں پھنسا جائے۔ اور نہ صرف خود ہی پھنسا جائے بلکہ دوسروں کو بھی پھنسایا جائے۔ پس احباب کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر کسی جگہ ایسا چوہا نکلے تو بجائے گلی میں پھینکنے کے مٹی کا تیل ڈال کر اسے وہیں جلا دیا جائے۔

ایسے موقعوں پر تو یہ کرنا چاہئے کہ سب ردی چیزوں کو بھی جلا دیا جائے۔ بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ پرانی پرانی چیزوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں۔ مثلاً" ایک ٹوکری ہے جو بالکل شکستہ ہے۔ کسی کام نہیں آ سکتی۔ لیکن ایک شخص اسے بھی سنبھالتا ہے کہ یہ فلاں وقت کام آئے گی۔ اب یا فلاں وقت وہ کام آئے گی یا وہ ہلاکت کا باعث بنے گی۔ کیونکہ وہ دوسری ایسی ہی چیزوں میں اضافہ کا باعث ہو گی جو ردی ہوتی ہے۔ اور جو اس قسم کے وبائی امراض کے پھیلنے کا باعث ہو جاتی ہے۔ پس ایسی تمام ردیات کو جلا دینا چاہئے۔ اور ان کا مطلقاً لالچ نہیں کرنا چاہئے۔

کئی سالوں کی بات ہے جب طاعون پڑی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام ردی اشیاء

جلوا دیں۔ اور میں نے خود دیکھا کہ آپ نے چند بڑے بڑے بستے جن میں کاغذات وغیرہ تھے نکلوا کر جلا دیئے۔ انہیں میں ایک وہ بستہ بھی جلا دیا جس میں گالیوں کے خطوط تھے۔ بعد ازاں جب لوگوں کو پتہ لگا کہ اب وہ خطوط تو ان کے پاس ہیں نہیں جن کا مختلف کتابوں میں ذکر ہے تو بعض نے اعتراض بھی کئے کہ وہ خطوط کہاں ہیں۔ مگر آپ نے اس بات کی پرواہ نہ کی۔ کیونکہ یہ خدا کے بنائے ہوئے قانون ہیں اور احتیاط ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور اس احتیاط سے کام لینا ہر ایک کا فرض ہے۔ پس ردی سامان کو جلا دینا چاہیئے اور بالکل اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ اول تو یہ کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ یہ ردی ہی تو تھا۔ لیکن اگر کچھ نقصان ہو بھی تو بھی جان کے مقابلہ میں اس کی کیا حقیقت ہے۔ پس تمام ردی سامان جلا دینا چاہیئے۔ چوہوں کو مارنا چاہیئے۔ زہر کی گولیاں ڈال کر یا چوہے دان رکھ کر اور جہاں تک ہو سکے اس مکان کو چھوڑ دینا چاہیئے جس میں سے چوہے نکلے ہوں اور اس میں واپس نہ آیا جائے جب تک کہ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اب اس میں خطرہ نہیں۔

یہ سوال کہ مکانوں کو چھوڑ کر کہاں جائیں کوئی ایسا مشکل سوال نہیں۔ شہر کے باہر کھلے میدان میں چھپر ڈال لئے جائیں۔ آخر موت سے بڑھ کر یہ تکلیف وہ نہ ہوں گے۔ اس لئے اپنی حفاظت اور اپنے عزیزوں کی خیر مناتے ہوئے باہر چلے جانا چاہیئے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ بہ نسبت گھروں کے چھپروں میں تکلیف ہوگی۔ خرید و فروخت میں بھی تکلیف ہوگی۔ دھوپ کی شدت بھی ستائے گی۔ تپش بھی ہوگی۔ لو بھی چلے گی۔ اور تکلیفیں بھی ہوں گی۔ مگر اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ ان تکلیفوں کے برداشت کرنے سے ایک بہت بڑی تکلیف سے نجات بھی حاصل ہوگی۔ اور نہ صرف خود کو ہی نجات ہو گی بلکہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور قریبیوں اور دوستوں کو بھی ہو گی اور پھر یہ تکلیفیں ہمیشہ رہنے والی تکلیفیں بھی نہیں عارضی اور وقتی ہیں۔ پس ان کو برداشت کرنے سے نہیں ہچکچانا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں جب طاعون پڑی تو آپ نے قادیان سے باہر چلے جانے کا حکم دے دیا۔ مجھے یاد ہے کہ لوگوں نے ڈھاب کے باہر اس طرف کھیتوں میں چھپر ڈال لئے تھے۔ اور ان میں رہتے تھے۔ اب بھی اگر ایسی ضرورت پیش آئے۔ تو باہر چھپر ڈالے جا سکتے ہیں۔

دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں وہ ان تدابیر سے کام لیں وہاں خصوصیت سے استغفار بھی کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ کیونکہ طاعون عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔ پس کثرت سے

استغفار کرنا چاہئے۔ اور اپنی کمزوریوں کو دور کر کے خدا کے سامنے عجز و انکسار کرنا چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں مومن کے لئے طاعون کی موت شہادت کی موت ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایسی موت سے دشمن کو استہزاء کا موقع ملتا ہے۔ اور بہت سے کمزور لوگوں کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے۔ شہادت خوشی کا باعث ہوتی ہے مگر وہی شہادت خوشی کا باعث ہوتی ہے جس سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ آپس کے معاملات کو درست کرنا چاہئے۔ آپس کی لڑائیوں اور فسادوں کو چھوڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ آپس کی لڑائیوں اور فسادوں سے بھی عذاب آتے ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ بدظنی پر بھی عذاب آتا ہے۔ اور ایسے لوگوں پر سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اٹھ جاتی ہے جو بدظنی کرتے ہیں اور لڑائیوں اور جھگڑوں اور فسادوں میں لگے رہتے ہیں۔ پس آپس میں محبت و پیار سے پیش آؤ۔ منصوبہ بندی چھوڑ دو۔ غیبت۔ چغلی۔ بدنظری، استہزاء وغیرہ سے پرہیز کرو۔ ہمدردی کا مادہ پیدا کرو۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اس کو چھوڑ نہ دو بلکہ اس کی خدمت کرو۔ یہ نہیں کہ ہر وقت ہی اس کے پاس گرے رہو اور احتیاط نہ کرو۔ بلکہ اس کے پاس بھی جاؤ اور اتنا ہی اس کے پاس جاؤ جتنا اس کے لئے ضروری ہے اور پوری پوری احتیاط کرو اور اگر موت ہو جائے تو مرنے والے بھائی کو اکرام کے ساتھ دفن کرو۔ مگر اس کے اتنا قریب بھی نہ جاؤ کہ خود کو خطرہ پیدا ہو جائے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو ان ایام میں جبکہ طاعون کا بڑا زور تھا یہ بھی فرمایا تھا کہ سخت طاعون کے دنوں میں مردہ کو غسل بھی نہ دیا جائے۔ کیونکہ غسل دینے کے لئے بھی بہت قریب جانا پڑتا ہے۔ اور جب ہم انہیں شہید قرار دیتے ہیں تو کیوں نہ شہید کے احکام ان پر جاری کئے جائیں۔ پس اپنی پوری پوری حفاظت کرو اور احتیاط کی تدبیروں کو بھی استعمال کرو۔ اور استغفار اور توبہ بھی کرو اور خدا کے حضور عاجزی کے ساتھ گر جاؤ۔

۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۱ء میں میں نے اسی مسجد میں ایک خطبہ پڑھا تھا۔ جس میں بتایا تھا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا تھا کہ طاعون پھر آئے گی۔ ان دنوں پنجاب میں کچھ کم ہو گئی تھی۔ علاقہ بھر میں دس بیس کیس بمشکل ہوتے تھے اور لوگ خیال کر رہے تھے کہ اب نہیں آئے گی اور گورنمنٹ نے بھی یہی کہا تھا کہ اب یہ یہاں سے اڑ گئی۔ اب نہیں آئے گی۔ اس وقت مجھے رؤیا میں طاعون کی بھینسیں دکھائی گئیں۔ اور طاعون کا ایک مریض بھی دکھایا گیا۔ جسے گلٹی نکلی ہوئی تھی۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں لوگوں کو کھینچ رہا ہوں کہ ہٹ جاؤ ادھر نہ جاؤ۔ اس کے بعد ملک میں طاعون پھیل گئی۔ اور سات سات ہزار سے زیادہ موت پنجاب میں ہوتی رہی۔ گویا ایک ماہ میں ایک لاکھ سے زیادہ اموات کی نسبت

قائم ہو گئی۔ کسی جگہ پڑ گئی۔ کسی جگہ بند ہو گئی۔ اب بھی یہی حال ہے۔ بعض جگہ نئی پھوٹ رہی ہے۔ بعض جگہ ختم ہو رہی ہے۔ سو یہ رؤیا اطلاع تھی کہ طاعون دوبارہ ملک میں آنے والی ہے۔

ہماری جماعت کے لئے خدا کے وعدے ہیں کہ اس کی حفاظت کی جائے گی۔ پس ہمیں چاہئے کہ ان اسباب سے پورا پورا کام لیں جو ہماری حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور پھر دعائیں بھی کریں کہ درحقیقت دعائیں ہی ہیں جو انسان کو ان بلاؤں سے بچا سکتی ہیں۔ کثرت سے استغفار کرنا چاہئے۔ عمدہ اخلاق پیدا کرنے چاہیں۔ بد ظنیوں - لڑائیوں۔ جھگڑوں۔ فسادوں اور حقوق کے مارنے، لوگوں کو نقصان پہنچانے اور ان کے مالوں کو ضائع کرنے سے بچنا چاہے۔ ساتھ ہی طبعی تدابیر کو بھی اچھی طرح اختیار کرنا چاہئے اور دوسروں سے بہت زیادہ اختیار کرنا چاہئے تاکہ خدا کا امتحان لینے والے نہ بنیں۔

جو یہ کہتا ہے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں احمدی جماعت کی حفاظت کروں گا اس لئے وہ آپ ہی ہماری حفاظت کرے گا ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کا امتحان لیتا ہے اور اس کو سزا ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں اس جماعت کی حفاظت کروں گا اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس کا امتحان نہ لیں۔ بلکہ ہمارا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہم بالخصوص ان تمام اسباب سے کام لیں۔ جن سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اس کا شکار ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ اور ایسے اسباب تقویٰ کی صورت میں بھی ہیں اور دوسری تدبیروں کی صورت میں بھی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے قادیان کی پہلی خصوصیت کو قائم رکھے۔ کہ دنیا میں تو طاعون تھی۔ قادیان کے اردگرد کے علاقے تو اس سے تباہ ہو رہے تھے۔ مگر قادیان خدا کے فضل سے بچی رہی۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کی پہلی خصوصیت کو قائم رکھے اور باہر کی جماعتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خصوصیت کے ساتھ اس سے بچی رہیں۔ میں تو تین مہینہ سے دعا مانگ رہا ہوں کہ جماعت کی یہ خصوصیت قائم رہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے لوگ توجہ نہیں کرتے اور سستیوں کو نہیں چھوڑتے اور اپنے کاموں یا اپنے بیوی بچوں میں مصروف رہتے ہیں۔ پس ہم سب کو دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں طاعون سے محفوظ رکھے۔طاعون کیا وہ تو آگ سے بھی ہمیں نکال سکتا ہے۔ اور طاعون بھی آگ ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" ہم بھی مسیح موعود کے غلام ہیں اور طاعون آگ ہی ہے۔ پس یہ آگ ہماری بھی غلام ہو سکتی ہے بشرطیکہ تقویٰ اور تدابیر سے کام لیں۔ کیونکہ بغیر ان کے کامل فضل اللہ تعالیٰ کا نہیں ہو سکتا۔ پس دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں

سب وہ کام کرنے کی توفیق بخشے جو اس کے کامل فضل کو حاصل کرنے والے ہیں تا کہ ہم اس کے کامل فضل کو پانے والے بنیں۔ (آمین)

خطبہ ثانی میں فرمایا:

آج جمعہ کی نماز کے بعد چند ایسے جنازے پڑھاؤں گا۔ جن کا جنازہ پڑھنے والے یا تو ایک دو احمدی تھے یا بالکل نہ تھے۔

(۱) پروفیسر محمد صاحب بھاگلپوری کی بیوی قادیان کی رہنے والی اور صفدر خان صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ وہ مدراس میں فوت ہو گئی ہیں۔ ان کا جنازہ صرف تین چار احمدیوں نے پڑھا۔

(۲) ملک غلام محمد صاحب عیدی پور۔ ایک ایسے گاؤں میں فوت ہوئے ہیں جہاں کوئی احمدی نہ تھا اور لوگوں نے جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا۔

(۳) اہلیہ صاحبہ قاضی فضل الٰہی صاحب قریشی سٹیشن ماسٹر پھلرواں ان کا جنازہ صرف ان کے لڑکے اور خاوند نے پڑھا ہے۔

(۴) عبدالرحیم صاحب بمقام ڈلیہ فوت ہو گئے ہیں۔ کوئی احمدی ان کے جنازہ پر موجود نہ تھا۔

(۵) دختر میاں محمد شریف صاحب کلرک قلعہ میگزین راولپنڈی کوئی احمدی ان کا جنازہ نہیں پڑھ سکا۔

(۶) والدہ میاں احمد الدین صاحب زرگر پنڈی چری شیخوپورہ

(۷) محمد صغیر میر مہدی حسین صاحب کے لڑکے وہ اپنے گاؤں میں فوت ہو گئے ہیں۔

یہ سارے جنازے انشاء اللہ تعالیٰ نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ سب لوگ میرے ساتھ ان میں شامل ہوں۔

(الفضل ۱۵ جون ۱۹۲۶ء)

۱۔ بنی اسرائیل ۱۶

۲۔ مشکوٰۃ کتاب الطب والرقی الفصل الاول